© rasailojaraid.com

مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی دامت برکاتہم کا مکتوبِ گرامی

بسم اللہ

لندن ۱۱ر جولائی ۲۰۰۸ء

بخدمت محترم مدیر ''نقیبِ ختمِ نبوت'' ملتان

محترمی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ

''نقیب'' کی ترسیل سے آپ مسلسل عنایت فرمار ہتے ہیں۔ خیال ہوتا رہتا ہے کہ کبھی کبھی اس کی رسید جانی چاہیے۔ مگر ای میل کی عادت پڑ جانے سے طبیعت سہولت پسند ہوگئی۔ آپ کے یہاں ایک آدھ دفعہ آپ کے ایڈریس پر ای میل سے کچھ بھیجا اور وہ نہیں پہنچا تو بس بریک سا لگ گیا۔ تازہ نقیب جو کل ہی ملا، رات کو ورق گردانی میں ایک دو جگہ نظر ٹھہر گئی اور اس نے تقاضہ پیدا کیا کہ ایک مرتبہ اور آپ کے ایڈریس کو آزمالیا جائے۔ امید ہے آپ سب بخیر ہوں گے۔ اگرچہ آپ کے ملکِ خداداد کی خیریت کا معاملہ باعثِ تشویش ہے۔ ہاں تو وہ نظر پکڑنے والی دو جگہوں میں ایک تبصرۂ کتب کا ایک صفحہ تھا اور ایک نماز والا مضمون۔ اس مضمون میں بے شمار حدیثوں کے حوالے ہیں مگر ماخذ کے حوالے بالکل ندارد۔ ہم لوگوں کے ایک دینی پرچے میں اس حد تک ''بے پر'' کی رواداری مناسب نہیں کہی جاسکتی۔ معلوم ہوتا ہے ادارے نے ایک ذرا بھی نظر اس مضمون پر نہیں ڈالی۔ ورنہ اسرائیلیات کا احساس نہ بھی ہوتا تو وہاں پر تو نظر ٹھہر جانی ہی چاہیے تھی جہاں واحد حوالے کے نام سے یہ الفاظ آئے ہیں ''خدا نے اپنی کسی کتاب میں نازل فرمایا ہے'' یہ ''کسی کتاب'' کا کیا مطلب؟

دوسرا مقام، ایک تبصرے میں مدرسۂ دیوبند کی بابت مصنف کے اس بیان کی غلطی کی تصحیح ہے کہ یہ سرسید کے مدرسۂ علی گڑھ کے ردّعمل میں قائم ہوا۔ یہ تصحیح تو بالکل بجا مگر مصنف کو یہ مشورہ کہ آئندہ ایڈیشن میں اس بیان کو علی العکس کردیا جائے۔ اس مشورے کو تو محترم ضیاء الدین لاہوری صاحب بھی ایک غلطی کو دوسری غلطی سے بدلنے کے سوا یقیناً کچھ اور نہیں کہہ سکیں گے۔ بھائی اس قدر تعصب روا نہ رکھنا چاہیے۔ بالکل زبردستی کی بات ہے۔

والسلام

خیراندیش

عتیق سنبھلی

© rasailojaraid.com